© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قومی تعمیر کے عناصر ترکیبی

الحمد للّٰہ رب العالمین ثم الصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین امابعد.

کسی بھی قوم کی داخلی اور خارجی سلامتی کے لئے چند عناصر ہوتے ہیں جن کا گراف جس قدر بڑھتا ہے قوم اسی قدر مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے اور جس قدر گراف نیچے آتا ہے اسی قدر قوم کمزور ہوتی ہے۔

اولاً= کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی کے لئے ایک ایسی لیڈر شپ کی ضرورت ہوتی ہے جو نہایت نامساعد حالات میں بھی قوم میں مایوسی نہ پیدا ہونے دے قوم کے سامنے ایسا بلند نصب العین پیش کرے جو اتنا واضح ہو کہ قوم کے کسی فرد کو بھی اسکی حقانیت میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہ ہو۔ لیڈر شپ اس نصب العین کے ساتھ اس قدر مخلص ہو کہ قوم کا کوئی فرد اسکے اخلاص میں شک میں مبتلا نہ ہو۔ لیڈر شپ میں اگر یہ چیزیں موجود ہوں تو قوم کی طرف سے وفا غیر مشروط ہوتی ہے۔ جذبہ عمل اسی وقت تعمیر و ترقی میں ڈھل سکتا ہے جب وفا غیر مشروط ہو اس وفا میں استحکام کے لئے ضروری ہے کہ لیڈر شپ وفادار عوام کے لئے نہ صرف خیر خواہی کے جذبات سے مملو ہو بلکہ عملاً ان کی خیر خواہی کرے اور ان کو اپنی معاشی معاشرتی اور دینی ضروریات کی تکمیل کا غیر متزلزل اعتماد حاصل رہے۔

ثانیاً= قوموں کے اندرونی ربط و ضبط میں وہ طبقاتی تفاوت جو انسانی قدروں کو پامال کر دے عصائے سلیمانی کے لئے دیمک کا درجہ رکھتا ہے۔ معاشی اونچ نیچ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر کی مشیت ربانی کے تحت ایک فطری چیز ہے لیکن جب یہ تفاوت انسانی برابری کی اسلامی اقدار کو مسمار کر کے حاکم اور محکوم کی درجہ بندی کرتے ہوئے انسانوں کو مختلف درجات میں بانٹ دے اور لیڈر شپ اور قوم میں انسانی مساوات کا بندھن ٹوٹ کر حاکم اور محکوم کا تعلق بننے لگے حاکم انتظامی ضروریات کے علاوہ حکم کی طاقت استعمال کرے قوم V.V.I.P ، V.I.P ، عوام اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عام میں تقسیم ہو جائے تو ظاہری اعتبار سے جتنے بھی اتحاد قوم کے مظاہرے ہوں پولیس اور فوج جس قدر بھی قوم کو متحد رکھنے کے جتن کر لے وہ قوم کبھی بھی متحد نہیں رہ سکتی اور نصب العین کے حصول کے لئے غیر مشروط وفاداری پیش نہیں کر سکتی۔

ثالثاً= کسی بھی قوم کو اس کارگاہ عالم میں دوسری قوموں کو اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی شناختی اقدار پر سختی سے قائم رہے جب کسی قوم کی لیڈر شپ اپنی شناختی اقدار پر عمل پیرا ہونے میں شرم محسوس کرے اور ان پر اسے یقین نہ ہو تو ایسی لیڈر شپ پوری قوم کی تباہی کا سبب بن جاتی ہے اور قوم کے ظاہری تشخص کی شکست کے ساتھ ساتھ قوم کو اندرونی طور پر باہم مربوط رکھنے والے عناصر بھی آہستہ آہستہ اضمحلال کا شکار ہو جاتے ہیں نتیجہ قوم فکری آزادی سے محروم ہو کر ذہنی غلامی کو یوں غیر محسوس انداز سے قبول کر لیتی ہے کہ قومی شناخت کی اقدار کے لئے غیرت و حمیت اس کے لئے اجنبی چیزیں بن جاتی ہیں۔

رابعاً= کسی بھی قوم کا تعلیمی نظام اگر اس قوم کی وحدت ملی کو قائم رکھنے میں معاون نہ ہو۔ اس قوم کے قوام کے بنیادی اجزاء نوجوانوں میں راسخ نہ کر رہا ہو۔ قومی شعائر کا احترام اجاگر نہ کر رہا ہو۔ قوم میں وحدت کی تڑپ پیدا نہ ہو رہی ہو۔ قومی مضرت و منفعت کی تمیز پیدا کر کے قومی منفعت کی خاطر جان سوزی اور ایثار میں وارفتگی پیدا نہ کر سکے۔ نوجوانوں کے لئے وحدت ملی کو کامیابی کی حتمی دلیل بنا کر اس کے حصول کے لئے جہد مسلسل کے لئے ہمیشہ ہمہ تن مصروف نہ کر دے ایسے تربیتی پروگرام سے نہ گزارے کہ ناکامی کا تصور بھی نوجوان ذہن میں راہ نہ پا سکے اخلاقی اعتبار سے نوجوان کو اس راہ پر نہ ڈال دے جو دوسروں کے لیے قابل تقلید ہو۔ دور حاضر کے سائنسی اور تکنیکی علوم سے اس قدر بہرہ ور نہ کر دے کہ بین الاقوامی زندگی میں وہ کہیں بھی جائے ہر مقابلہ میں اپنی مہارت اور علم کی وجہ سے سرفراز رہے تو ایسی قومیں بین الاقوامی زندگی کے ہر میدان میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔

خامساً= کسی بھی قوم کو اپنی قومی بقا کے لئے ایک مضبوط دفاع کی اشد ضرورت ہوتی ہے اگر کوئی بھی قوم اپنے دفاعی نظم و ضبط کے بارے میں کسی بھی دوسری قوم کو صحیح صورت حال سے آگاہ کر دے تو اس کا معنی یہی ہوتا ہے کہ اس قوم نے اپنی موت کے سرٹیفکیٹ پر دستخط کر دئیے ہیں اسلام نے مسلمانوں کو بڑے واضح انداز میں فن حرب میں قوت حاصل کرنے کی تعلیم دی ہے۔ حکم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خداوندی ہے کہ تمہارے پاس ایسے اسلحہ ہونے چاہئیں جس سے تمہارا اور خدا کا دشمن ڈرتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ کمزوروں اور ضعیفوں کے لئے قتال کرو قطع نظر اس کے کہ وہ مسلم ہیں یا غیر مسلم۔

اب ان عناصر خمسہ کا اطلاق اپنی مجموعی صورت حالات پر کر کے دیکھتے ہیں۔ کہ ہماری مجموعی قومی سلامتی کا گراف کہاں کھڑا ہے۔

پاکستان اس وقت جس دور سے گزر رہا ہے وہ ایک نہایت سخت آزمائش کا دور ہے ایسے حالات میں ایک دانشمند۔ مدبر۔ دلیر۔ قوت فیصلہ رکھنے والی سیر چشم اور متحرک قیادت کی ضرورت ہوتی ہے۔ قائداعظم رحمہ اللہ علیہ کے بعد پاکستان کو کبھی ایسی قیادت میسر نہیں آسکی۔ کسی بھی جمہوری ملک میں قیادت صرف حزب اقتدار کا نام نہیں ہوتا بلکہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں ہی قیادت کرتے ہیں۔ آج کل ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف ملکی مفادات کی حفاظت کرنے کی بجائے ذاتی مفادات کی حفاظت پر زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔ جس ملک کی قیادت اسمبلیوں میں غلیظ گالم گلوچ کرتی ہو جس ملک کی قیادت ضمیر فروشی اور ضمیر کی خریداری کے الزامات کی زد میں ہو۔ جہاں قیادت کے سامنے خود کوئی بلند نصب العین نہ ہو۔ جس کا اخلاص ملک کے بجائے حکومت کے حصول سے ہو۔ جس قیادت کا نصب العین یہ ہو کہ وہ نہیں تو کوئی بھی نہیں۔ جو حکومت میں آئے تو خود وہی کام کرے جس پر حکومت سے باہر رہ کر تنقید کرتی رہی ہو جو قیادت قانون شکن عناصر کی سفارش کنندہ ہو۔ ذاتی عناد اور کشمکش میں ملکی مفاد تک کا خیال نہ کرلے۔ حقائق کا سامنا کرنے کی بجائے جھوٹ بول کر ان پر پردہ ڈال دے ایسی صورت حال میں کوئی ملک کیسے ترقی کر سکتا ہے یا اسکی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کیسے ہو سکتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اس صورت حال کو ٹھیک کیسے کیا جائے۔ قیادت کی اس خرابی کو درست کرنے کا کیا طریقہ کار ہو۔ جو نظام اس قسم کی قیادت کو سامنے لاتا ہے کیا اس نظام میں کوئی ترمیم کی جائے یا سرے سے اس نظام کو بدل دیا جائے یا کوئی اور طریقہ کار جو اس صورت حال کو بدل دے:
یہ ایک قابلِ غور مسئلہ ہے جس پر ملک کے مفکرین اور دانشوروں کو غور کرنا چاہیے۔ جتنا جلد اس کا حل تلاش کیا جائے گا۔ ملکی صورت حال اسی قدر جلد سنبھلتی چلی جائے گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جہاں تک طبقاتی کشمکش کا سوال ہے تو ہمارے ملک میں انسانی حقوق کی دہائی بہت دی جاتی ہے۔ لیکن ملکی قیادت جو اس وقت جاگیرداروں کارخانہ داروں اور سرمایہ داروں پر مشتمل ہے اپنے ہاریوں مزدوروں اور ماتحتوں کو کسی بھی صورت آزادی فکر آزادی عمل اور آزادی معیشت دینے کے لئے تیار نہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے علاقوں میں کل تک سکول کالج بننے کے مخالف رہے ہیں۔ اب ایسی صورت حال میں حاکم اور محکوم کا تعلق جابر اور مجبور ظالم اور مظلوم کا تعلق تو کہلا سکتا ہے۔ اس میں غیر مشروط وفا کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا جب یہ تعلق جابر اور مجبور کے تعلق میں ڈھلتا ہے تو کارخانوں کی پیداوار ناقص اور ہدف سے بہت کم ہوتی ہے آج ہم جو اپنی ضروریات کے لئے دربدر پھر رہے تو اس کا سبب یہی طبقاتی کشمکش ہے جبکہ اسلام نے "لافضل لعربی علی عجمی" اور "ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم" اور "اخوانکم خولم" کا اعلان کر کے تمام انسانوں کو برابر کر دیا ہے معاشی اونچ نیچ کسی قسم کی برتری اور کمزوری کا سبب نہیں ہے۔

اگر بغور جائزہ لیا جائے تو یہ معاشی کمی بیشی صرف اسی وقت آفت کا درجہ اختیار کرتی ہے جب تربیتِ نفس موجود نہ ہو۔ تذکیر نہ ہو۔ یا تذکیر ذریعہ تذکیہ نہ بن رہی ہو نفس کا گھوڑا بے لگام ہو اور خوف آخرت عقیدے میں شامل نہ ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لئے دلسوزی کے ساتھ تذکیر۔ تذکیہ نفس کے لئے تعلیمی نصاب میں تبدیلی۔ اسلام کے اخلاقی اور معاشرتی ضابطوں کو قوت نافذہ کی تائید سے معاشرہ میں جاری کرنا ضروری ہے۔

جہاں تک قومی تشخص کا معاملہ ہے تو پاکستانی ہونے کی شناختی اقدار کو جب تک قیادت رائج نہیں کرتی عوام میں یہ چیز راسخ نہیں ہو سکتی۔ اگر قیادت مغربی لباس پہن کر اپنی نجی گفتگو میں بھی اپنی قومی یا علاقائی زبان بولنے کی بجائے انگریزی زبان بولے گی تو لوگوں میں اپنی علاقائی اور قومی زبانوں کی تحقیر ہوگی۔ قومی تشخص کا استحکام قوموں میں احساس زندگی پیدا کرتا ہے صدر مملکت سے لیکر حکومت کے معمولی ملازم تک پاکستانی لباس۔ قومی زبان اور قومی شعائر کا پابند ہونا لازم ہے ایسا کرنے سے قوم میں یگانگی پیدا ہوگی جو اتحاد کی علامت بنے گی۔

اگر کسی بھی مسلمان ملک کا تعلیمی نظام اور تعلیمی نصاب اسکے بچوں کو مسلمان بنانے کی بجائے کچھ اور ہی بنا دے تو اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس وقت ہمارا نظام تعلیم اور نصاب کچھ اس طرح سے وضع کیا گیا ہے کہ وہ مابعد الطبعیاتی مسائل جو ہمارے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عقائد کا حصہ ہیں اور ہمارے اخلاقی نظام کی بنیاد ہیں ان کا پرائمری تک سرے سے کوئی وجود ہی نہیں اسی طرح مذہبی تعلیم کا حصہ ہمارے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم میں ۱۰/۱ کی نسبت سے ہے یعنی ۹ حصے دیگر علوم اور ایک حصہ اسلامی تعلیم ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اب ہماری قیادت پرائمری سے بھی انگریزی زبان رائج کرنا چاہتی ہے۔ اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ آخر انگریزی کی کیا اہمیت ہے کہ اسے ہر فرد پڑھے جبکہ اس سے زیادہ بہتر زبان عربی ہے۔ جو ہماری مذہبی ضروریات بھی پوری کرتی ہے اور ہمیں ہمارے اسلامی ممالک سے بھی جوڑتی ہے اسلئے ضروری ہے کہ ہم انگریزی پر اتنا زور دینے کی بجائے عربی زبان قومی زبان اور علاقائی زبانوں پر دیں تاکہ فکری غلامی کا جوا اتارنے میں آئندہ نسلیں کامیاب ہو سکیں۔

پاکستان کا ایٹمی پروگرام اس وقت پاکستان کے دفاعی نظام میں اصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان کا ازلی دشمن ہندوستان اس میدان میں کافی پیش رفت کر چکا ہے۔ لیکن اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کو اس قوت کے حصول سے باز رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ عراق کویت جھگڑا پہلے خود ان اسلام دشمن قوتوں نے پیدا کروایا پھر خود عراق پر چڑھ دوڑے اس کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ ایٹمی میدان میں معلومات جمع کرنے اور یہ قوت حاصل کرنے کی تگ و دو کر رہا تھا۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالا ہے کہ اسلام دشمن قوتوں سے ہماری قیادت اس قدر مرعوب کیوں ہے؟ ایران کا امریکہ نے کیا بگاڑ لیا ہے آج ایرانی ایک زندہ قوم ہیں اور خود اعتمادی کی زندہ مثال ہیں۔ حق کی خاطر ٹکراؤ سے خوف زدہ ہونا موت سے قبل موت ہے۔ اگر ہماری قیادت اپنی سیادت میں استحکام کی خاطر اپنی دفاعی قوت کو منجمد کرنے پر تیار ہو جاتی ہے تو اسے یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے دشمن اپنے مقاصد حاصل کر چکنے کے بعد آلہ کار لوگوں کو کبھی برداشت نہیں کرتا اس قسم کی مثالوں سے تاریخ عالم بھری پڑی ہے

فاعتبروا یا اولی الابصار.

دستخط [signature]

حافظ غلام حسین

© rasailojaraid.com